فقہ النکاح

عنین کو ایک سال کی مہلت دیئے بغیر

فسخِ نکاح کا حکم

از: مفتی منظور احمد

جامعہ فاطمۃ الزہراء 'اسلام آباد

نمبر شمار	:	ذیلی عنوانات	نمبر شمار	:	ذیلی عنوانات
۱	:	عنین کی تعریف	۲	:	عنین کی مختلف صورتیں
۳	:	مذہب حنفی	۴	:	مذہب شافعی
۵	:	مذہب مالکیہ	۶	:	پاکستان کے عائلی قوانین

(۱) عنین کی تعریف:۔

فقہاء کی اصطلاح میں عنین اس شخص کو کہتے ہیں جو باوجود عضو مخصوص ہونے کے عورت سے جماع کرنے پر قادر نہ ہو خواہ یہ حالت کسی مرض کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو یا ضعف کی وجہ سے یا بڑھاپے کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ کسی نے اس پر جادو کیا ہے اور اگر کوئی ایسا شخص ہو کہ بعض عورتوں سے تو جماع کرنے پر قادر ہو اور بعض پر نہیں تو جس سے ہم بستری پر قدرت نہیں اس کے حق میں یہ شخص عنین سمجھا جائے گا۔(از حیلۃ الناجزۃ ص ۴۳)

(۲) عنین کی مختلف صورتیں:۔

اصل بحث سے پہلے حنفیہ کے مذہب کو تفصیل سے ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے چنانچہ فقہاء حنفیہ کے ہاں عنین کا حکم یہ ہے کہ اس کی بیوی اگر اس کے ساتھ رہنے پر رضامند نہ ہو تو اپنا معاملہ عدالت میں پیش کرے قاضی پہلے خاوند سے پوچھے اگر وہ اقرار کرے کہ وہ نکاح کے بعد ایک دفعہ بھی ہم بستری پر قادر نہیں ہوا تو اسے قاضی علاج کے لئے ایک شمسی سال کی مہلت دیدے اور اگر خاوند ہم بستری کا دعویٰ کرتا ہو تو دیکھا جائے گا کہ عورت باکرہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے یا نہیں' اگر وہ باکرہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہو تو قاضی تجربہ کار اور معتبر عورت سے اس کا معائنہ کروائے اگر معائنہ سے ثابت ہو جائے کہ وہ باکرہ نہیں ہے تو شوہر سے جماع پر قسم لی جائے اگر وہ قسم کھالے تو اس کا قول معتبر ہوگا اور عورت کو جدائی کا حق حاصل نہ ہوگا اور اگر شوہر قسم سے انکار کردے تو اسے علاج کے لئے ایک سال کی مہلت دی جائے گی اور اگر معائنہ سے اس کا باکرہ ہونا ثابت ہو جائے تو قاضی شوہر سے قسم لیئے بغیر اسے علاج کے لئے ایک سال کی مہلت دے دے گا اگر

عورت باکرہ ہونے کا دعویٰ نہیں کرتی تو مرد سے ہم بستری پر قسم لی جائے گی اگر اس نے قسم اٹھائی تو عورت کو جدائی کا حق حاصل نہیں ہوگا اور اگر وہ قسم کھانے سے انکار کر دیتا ہے تو قاضی اسے ایک سال کی مہلت دے دے گا۔ حاصل یہ کہ دو صورتوں میں عورت کو جدائی کا حق حاصل نہ ہوگا ایک یہ کہ خاوند جماع کا دعویٰ کرے اور عورت بکارت کا دعویٰ کرے اور معائنہ سے اس کا باکرہ نہ ہونا ثابت ہو جائے اور شوہر جماع پر قسم کھا لے اور چار صورتوں میں عورت کو جدائی کا حق حاصل ہوگا اور مرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی ایک یہ کہ مرد جماع نہ کرنے کا اقرار کرے دوسری یہ کہ مرد کے دعویٰ جماع اور عورت کے دعویٰ بکارت کی صورت میں عدم بکارت ثابت ہو جائے اور مرد قسم سے انکار کر دے تیسری یہ کہ اسی صورت میں معائنہ سے عورت کی بکارت ثابت ہو جائے چوتھی صورت یہ کہ مرد کے دعویٰ جماع کی صورت میں عورت دعویٰ بکارت نہ کرے اور مرد جماع پر قسم سے انکار کر دے۔ جن صورتوں میں مرد کو ایک سال کی مہلت ملے گی اگر وہ پورے سال میں ایک مرتبہ بھی ہم بستری پر قادر ہو گیا تو عورت کو فسخ نکاح کروانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ اور اگر ایک مرتبہ بھی قادر نہ ہو سکا تو ایک سال گزرنے کے بعد عورت کے دوبارہ درخواست کرنے پر قاضی تحقیق کرے گا اگر شوہر نے عدمِ قدرت کا اقرار کر لیا تو عورت کو قاضی تفریق کا اختیار دے گا۔ اگر خاوند مدعی جماع ہو اور بیوی انکار کرتی ہو تو اگر مہلت دیتے وقت عورت کا شیبہ ہونا ثابت ہو چکا تھا یا پہلے باکرہ ہونا ثبوت ہوا تھا اور اب عورت زوال بکارت کا اقرار کرے مگر ہم بستری کا انکار کرے تو خاوند سے قسم لی جائے گی اگر وہ قسم کھا لے تو تفریق نہیں ہوگی اور اگر شوہر قسم سے انکار کر دے تو عورت کو جدائی کا حق حاصل ہوگا اور اس کا طریق کار ابھی ذکر کیا گیا ہے۔ اور اگر مہلت کے وقت معائنہ سے اس کا باکرہ ہونا ثابت ہوا تھا اور اب بھی بکارت کا دعویٰ کرتی ہے تو اس کا دوبارہ معائنہ کروایا جائے گا اگر اب اس کا شیبہ ہونا ثابت ہو جائے تو اس کا حکم وہی ہے جو ابھی گزرا۔ اور اگر اب بھی باکرہ ہونا ثابت ہو جائے تو شوہر سے قسم لیئے بغیر عورت کو تفریق کا اختیار دیا جائے گا حاصل یہ کہ سال کی مدت گزرنے کے بعد عورت کو تین صورتوں میں تفریق کا اختیار نہ رہے گا ایک یہ کہ خاوند مدعی جماع ہو عورت منکر ہو اور مہلت کے وقت اس کا شیبہ ہونا ثابت ہو چکا ہو اور اب شوہر جماع پر قسم کھا لے دوسری صورت یہ کہ اسی صورت میں عورت کا پہلے باکرہ ہونا ثابت ہو چکا ہو اور اب زوال بکارت کا اقرار کرے اور خاوند قسم کھا لے تیسری صورت یہ ہے کہ اسی صورت میں عورت کا بوقت مہلت باکرہ ہونا ثابت ہو چکا ہو اور اب بھی بکارت کی مدعی ہو اور تحقیق سے اس کا شیبہ ہونا ثابت ہو جائے اور خاوند قسم کھا لے اور پانچ صورتوں میں عورت کو تفریق کا اختیار ملے گا تین صورتیں تو وہ ہیں جو ابھی گزریں ان میں خاوند قسم کھانے کی بجائے قسم سے انکار کر دے چوتھی صورت یہ ہے کہ سال گزرنے کے بعد خاوند عدم قدرت کا اقرار کر لے پانچویں صورت یہ ہے کہ سال کے بعد مرد مدعی جماع ہو اور عورت منکر اور مہلت کے وقت اس کا باکرہ ہونا ثابت ہوا ہو اور اب بھی معائنہ سے باکرہ ثابت ہو ان صورت میں قاضی عورت کو تفریق کا اختیار دے گا اگر عورت اسی مجلس میں علیحدگی کا مطالبہ کر دے

تو شوہر سے اسے طلاق دلوائی جائے گی اگر وہ طلاق سے انکار کردے تو قاضی خود تفریق کردے گا اور یہ تفریق شرعاً طلاق بائن کے حکم میں ہوگی۔ واضح رہے کہ عورت کو حق تفریق ملنے کی حنفیہ کے ہاں چند شرائط ہیں۔

(۱) نکاح سے قبل عورت کو شوہر کے عنین ہونے کا علم نہ ہو۔ (۲) نکاح کے بعد ایک مرتبہ بھی مرد ہم بستری پر قادر نہ ہوا ہو

(۳) جب سے عورت کو عنین ہونے کا علم ہوا عورت نے اس وقت ایک مرتبہ بھی اس کے ساتھ رہنے پر رضامندی کی تصریح نہ کی ہو۔

(۴) سال گزرنے کے بعد جب قاضی عورت کو اختیار دے تو وہ اسی مجلس میں تفریق کو اختیار کرے۔

(۳) مذہب حنفی:۔ وضاحت:

مذہب حنفی میں ایک سال کی مہلت کے بعد نکاح فسخ ہوگا ایک سال کی مہلت میں چند مشکلات ہیں۔

(۱) ہمارے عدالتی نظام سے انصاف حاصل کرنا بہت مہنگا اور مشکل ہے سال کی مہلت میں اس نظام کی طرف دو مرتبہ رجوع کرنے سے اخراجات اور مشقت دوہری ہے۔

(۲) ہمارے ہاں کسی کے خلاف مقدمہ کرنا اس سے دشمنی مول لینا ہے خاوند کے خلاف مقدمہ کرکے اس کے قادر علی الجماع ہونے کے انتظار میں بشاشت وانبساط کے ساتھ اس کے گھر رہنا مشکل ہے۔

(۳) خاوند خود ہی مہلت کا طالب نہ ہو یا ماہرین کی رائے میں عنیت ختم ہونے کی توقع نہ ہو تو عمومی حالات میں سال کی مہلت دینا مفید نہیں ان مشکلات کی بناء پر اس بات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ ایک سال کی مہلت کے بغیر فسخ نکاح کی شرعاً گنجائش ہے۔

سطور ذیل میں اسی کا جائزہ لینے کی کوشش ہے حنفیہ کے نزدیک جن صورتوں میں مرد کو ایک سال کی مہلت کا حکم دیا ہے اس میں مرد کی طرف سے مہلت کا مطالبہ شرط نہیں لہٰذا وہ مطالبہ کرے یا نہ کرے اس کو ایک سال کی مہلت ملے گی چنانچہ تاتارخانیہ میں ہیں۔" واذا وجدت المرأة زوجها عنينا فلها الخيار أن شاء ت اقامت معه وان شأت خاصمة عند القاضى وطلبت الفرقة فان خاصمت فالقاضى يؤجله سنة وفى الخانية. طلب الرجل التاجيل اولم يطلب ج ۴ صفحه ۴۷ كذا فى الخانيه ج ۱ صفحه ۴۱۰. ایسے ہی مرد کا اگر مرض ایسا ہو کہ اس کی صحت کی امید نہ ہو اور اس کا اقرار بھی کرتا ہو کہ میں سال بھر میں عورت سے وطی نہیں کرسکوں گا تو بھی اسے مہلت ملے گی۔ چنانچہ فتاویٰ خانیہ میں ہے۔" كما يؤجل العنين يؤجل الخصى سنة وكذا الشيخ الكبير وان قال لا أرجوان اصل اليها، ج ۱ صفحه ۴۱۱، كذا فى التتارخانية ج ۴ صفحه ۵۲۔ اکثر حنابلہ کا مذہب بھی یہی ہے کہ اگر ایسا مرض ہو جس کے زائل ہونے کی امید نہ ہو تو بھی عنین کو ایک سال کی مہلت دی جائیں گی چنانچہ ابن قدامہ مغنی میں فرماتے ہیں۔" ومن علم عجنه عن الوطى لعارض من صغر اومرض مرجوالزوال لم تضرب له المدة لأن ذلک عارض يزول والعنة خلقة وجبلة لا تزول وان كان لكبراو مرض لا يرجى زواله ضربت له المدة لانه فى

معنی من حلق کذالک"(ج٦صفحہ٦٧٠)علامہ مرداوی الأنصاف میں فرماتے ہیں۔"وعلیٰ مافی المغنی وغیرہ!ولو أمکن لأنـہ بمعناہ،ولهذاجزم بانه لوعجز لکبر اومرض لایرجی بروه.ضربت المدة' انتهیٰ(ج٨ص١٩٠)البتہ بعض حنابلہ کے ہاں عنین کی بیوی کو فی الحال فسخ نکاح کا حق حاصل ہوگا چنانچہ علامہ مرداوی الانصاف میں فرماتے ہیں۔"اذا اعتـرف بـالـعنة اواقامت هی بینة بها......أجل سنة علی الـصـحیح فی المـذهب نص علیه جماهیر الاصحاب وقطع اکثرهـم......واختـارجـمـاعة من الاصحـاب ان لهـا الفسـخ فی الحال منهم ابوبکرفی التبنیةوالمسجد فی الـمحرر(ج٨صفحہ١٨٧)البتہ اگر کسی شخص کا ذکر شل ہو اور اسے شفاء کی امید نہ ہو یا وہ شخص خصی ہو تو حنابلہ کے نزدیک اس کو مہلت نہیں دی جائیں گی اور مجبوب کی طرح فی الحال نکاح فسخ کر دیا جائے گا چنانچہ مغنی میں ہے"وان کـان لـجب اوشللٍ ثبت الخیار فی الـحال لان الوطی میووس منه ولا معنیٰ لانتظاره(ج ٦ صفحه ٦٧٠)علامہ عبدالرحمٰن الجزیری فرماتے ہیں:"فاذاطلب امرأة الـمـجبوب اولخصی فسخ العقد واجیبت الی طلبها بدون مهلة ومثل ذلک ماذاکان الذکراشل لأمل فی شـفـائـه الافـائدة من التاجیل واماذاکان عنیناًفانه یؤجل سنة رجاء برئه"(الفقه علی المذاهب الاربعة ج٤صفحہ١٩٦) اس سے اتنی بات ضرور ثابت ہوتی ہے کہ اگر مرد کا ذکر موجود ہے مگر اس کے باوجود وہ ایسے مرض میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے وہ وطی نہیں کرسکتا ہے،اور نہ ہی آئندہ اس کے صحیح ہونے کی امید ہے۔تو اسے ایک سال کی مہلت نہیں دی جائے گی بلکہ عورت کے مطالبہ سے فی الحال تفریق کر دی جائے گی۔

(۴) مذہب شافعی:۔

شافعیہ نے عورت کے مطالبے پر مطلقاً عنین کو مہلت دینے کا حکم ذکر فرمایا ہے انہوں نے یہ تفصیل ذِکر نہیں کی کہ مرض کے زائل ہونے کی امید نہ ہو تو بھی مہلت دی جائے گی کہ نہیں چنانچہ شرح المذہب میں ہے۔"فـاذاثبت انـه عـنین باقراره او بیمینها بعد نکوله فـان الـحـاکـم یؤجـلـه سنة سواء کان الزوج حراً وعبداً......ولم یفرق هؤلاء بین الحر والعبد ولأن العجز عن الـوطـئی قـد یـکون من اصل الخلقة وقد یکون لعارض فاذا مضت علیه سنة اختلفت الاهویة(جمع هواء)فان مـضـت عـلیـه سنة ولم یقدر علی الوطی علم أن عجزة من أصل الخلقة"اس کی وجہ یہ ہے۔کہ شافعیہ کے نزدیک عنین کہتے ہی اس شخص کو ہیں جو پیدائشی طور پر عنین ہو چنانچہ علامہ نووی شرح المذھب میں فرماتے ہیں:"هـذاالـکلام فـی العیوب الموجودة حـال الـعـقـد التی لـم یـعلم بها الاخرء فامااذاحدث شئی من هذاالعیوب باحدالزوجین بعد العقد نـظـرت فـان کان ذالک بالزوج ویتصورفیه حدوث العیوب کلها الاالعنة فانه لا یتصوران یکون غیر عنین ثم یکون عنیناًبعده'الخ"(ج١٦،صفحہ٢٧١)البتہ عنین کو جو مہلت دی جاتی ہے وہ یہ معلوم کرنے کے لئے دی جاتی ہے کہ واقعۃً وہ عنین

ہے یا نہیں چنانچہ سال گزرنے کے بعد بھی یہ ثابت ہو جائے کہ وہ وطی پر قادر نہیں ہوا تو یہ ثابت ہو جائے کہ وہ عنین ہے اور وطی سے عجز پیدائشی طور پر پایا جاتا ہے جیسا کہ علامہ نووی نے ارشاد فرمایا ہے "فان مضت علیه سنة ولم یقدر علی الوطی علم أن عجزه من أصل الخلقة (شرح المذاہب ج۱۶ صفحہ ۶۸۰) البتہ شافعیہ نے تاجیل کے مسئلہ کو مختلف فیہ ضرور مانا ہے چنانچہ علامہ نووی فرماتے ہیں "ولا یضرب المدة الاالحاکم لان عمرؓ عنه اجل العنین سنة ولأن من الناس من قال یؤجل ومنهم من قال لایؤجل وکل حکم مختلف فیه فلا یثبت الابالحاکم"

(۵) مذهب مالکیه:۔

مالکیہ کے ہاں جن عیوب کی وجہ سے زوجین کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہوتا ہے وہ تین طرح کے ہیں۔

(۱) وہ عیوب جو عورتوں کے ساتھ مختص ہیں مثلاً رتق، قرن وغیرہ ان کا حکم یہ ہے کہ مرد کے مطالبے سے عورت کو قاضی اپنے اجتہاد سے علاج کے لئے مہلت دے گا بشرط یہ کہ ان کے صحیح ہونے کی امید ہو (۲) وہ عیوب جو مرد کے ساتھ خاص ہیں مثلاً عنین وخصی وغیرہ ہونا (۳) وہ عیوب جو زوجین میں مشترک ہیں مثلاً جنون، برص، جذام وغیرہ ان کا حکم یہ ہے کہ اگر مرض زائل ہونے کی امید ہو تو مریض کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی لیکن اگر امید نہ ہو تو مہلت نہیں دی جائے گی چنانچہ علامہ دسوقی فرماتے ہیں: "اعلم أن الادواء المشترکة والمختصة بالرجل اذا وجئی برؤها فانه یؤجل فیها الحرسنة والعبد نصفها" حاشیۃ الدسوقی ج۳ ص۱۱۴) اور شیخ احمد الصاوی بلغۃ السالک میں فرماتے ہیں "اعلم ان الادواء المشترکة والمختصة بالرجل اذاوجی بروها فانه یؤجل فیها الحرسنة والعبد نصفها وأما الادواء المختصة بالمرأة فالتاجیل فیها ان رُجی البرء بالاجتهادا" (ص ۳۹۵، ج۱) اس سے معلوم ہوا کہ اگر مرد کو تندرست ہونے کی امید ہو تو اسے ایک سال کی مہلت ملے گی اور اگر اسے تندرست ہونے کی امید نہ ہو تو مہلت نہیں دی جائے گی بلکہ فی الحال تفریق کر دی جائیں گی چنانچہ عبدالرحمٰن الجزیری نے مزید وضاحت سے مالکیہ کی مذہب کو ذکر فرمایا ہے وہ فرماتے ہیں: "واذاکان المرض القائم بالرجل من عیوب التناسل کالعنة وارتخاءِ الذکرویقال له الاعتراض فانه یؤجل له فیها سنة بشرط ان یرجی برء الداء واما اذاکان لایرجیٰ بروه کالمجبوب اوالخصی الذی لایمنی اوالعنین الذی له آلة صغیرة بحسب الخلقة فلا یستطیع الوصول الی الوطی فان مثل هولاء لایرجی بئرهم فلا معنی للتأجیل لهم لأن الغرض من التاجیل التداوی وحیث لایرجیٰ البرء ففیم التداوی" (الفقه علی المذاهب الأربعة ج۴ صفحہ ۱۸۶) حنابلہ اور شافعیہ کے مذہب کی تفصیل میں یہ بات گزر چکی ہے کہ عنین کو مہلت دینا یہ مسئلہ فی نفسہ مختلف فیہ ہے کیونکہ بعض حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ تاجیل نہیں ہوگی اور قاعدہ یہ ہے کہ مختلف فیہ مسئلہ میں حکم حاکم رافع نزاع ہوتا ہے لہٰذا اگر نفس تاجیل کے بغیر بھی قاضی تفریق کر دے تو تفریق درست ہے جب نفس تاجیل کے بغیر تفریق

درست ہوسکتی ہے تو جہاں مرد کے مطالبہ نہ کرنے یا لاعلاج ہونے کی بناء پر تاجیل کے بغیر تفریق کی جائے وہ بدرجہ اولیٰ درست ہونی چاہئے اور اس صورت میں حکم حاکم بھی موجود ہے۔

(٦) پاکستان کے عائلی قوانین:۔

کیونکہ پاکستان کے عائلی قوانین میں شوہر کے نامرد ہونے کی بناء پر اسے ایک سال کی مہلت ملنے کے لئے شرط ہے کہ مرد عدالت میں اس کی درخواست دائر کرے ورنہ بغیر مہلت کے نکاح فسخ کر دیا جائے گا قانون کی عبارت ملاحظہ ہو اسلامی قانون کے تحت شادی شدہ کوئی عورت مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک یا ایک سے زیادہ وجوہات پر انفساخ ازدواج کی ڈگری حاصل کرنے کی حق دار ہوگی یعنی: کہ شادی کے وقت شوہر نامرد تھا اور ایسا ہی چلا آرہا ہے۔

سوال: کیا شوہر عنین ہونے کی صورت میں درخواست دائر کر دے گا یا یہ عورت کی حق میں ہے بصورت دیگر اگر عورت نے درخواست برائے ڈگری انفساخ نکاح دے کر شوہر نے مرافعہ الی العدلیہ نہیں کی تو اس صورت میں بھی قاضی بغیر مہلت سال دیئے ہوئے نکاح فسخ کردے اور یہ بحکم طلاق بائن شمار ہوگا مگر شرط یہ ہے (ج) وجہ (v) پر ڈگری صادر ہونے سے قبل شوہر کی درخواست پر عدالت حکم دے سکتی ہے کہ ایسے حکم کی تاریخ سے ایک سال کی مدت کے اندر شوہر عدالت کو مطمئن کرے کہ وہ نامرد نہیں رہا اور اگر خاوند عدالت کو اس مدت کے دوران اس طور پر مطمئن کر دے تو مذکورہ وجہ پر ڈگری صادر نہیں کی جائے گی لہٰذا اگر عورت عنین کی طرف سے مطالبہ نہ ہونے یا اس کے لاعلاج ہونے کو بنیاد بنا کر یہ سمجھے کہ اسے مہلت کی ضرورت نہیں اور فی الحال نکاح فسخ کر دے تو نکاح فسخ ہو جائے گا اور مسئلہ کے مختلف فیہ ہونے کی وجہ سے ایک سال کی مہلت کو قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ختم کرنا حنفیہ کے اصول کے مطابق صحیح ہے۔

(واللہ اعلم)

البحوث الاسلامیہ عربی کا اجراء

تشنگانِ علم وتحقیق اور عربی زبان کا ذوق رکھنے والوں کے لئے عظیم خوشخبری

المباحث کی قارئین کے لئے ایک اور گراں قدر علمی تحفہ عربی مجلہ "**البحوث الاسلامیہ**" پیش خدمت ہے۔ اس مجلہ میں عصر حاضر کے اہم مسائل کا فقہی حل تلاش کیا جاتا ہے اور بہت سے اہم سوالات پر تحقیق پیش کی جاتی ہے جو یقیناً علمی ذوق رکھنے والوں کو اچھا خاصا مواد فراہم کرے گا خود بھی خریدار بنیں اور دوسروں کو بھی خریدار بنا کر اس خالص دینی، علمی سلسلہ میں ہمارے ساتھ شریک ہوں۔

قارئین سے عمدہ مضامین کی فراہمی اور اشتہارات کی اشاعت میں بھی تعاون درکار ہے۔

برائے رابطہ: دفتر جدید فقہی تحقیقات جامعہ المرکز الاسلامی ڈیرہ روڈ بنوں۔ فون: 331353، فیکس: 331355

ای میل: almarkazulislami@maktoob.com